1

تاریخ:

سوال نمبر 3:

فوجی حکمت عملی کے نمونے کے طور پر حضورؐ کے کردار پر بحث کریں۔

جواب:

حضرت محمدؐ کی فوجی حکمت عملی ایک بہترین نمونہ ہے جس میں قیادت، حکمت اور جنگی اصولوں کا امتزاج ملتا ہے۔ آپؐ کی جنگی حکمت عملی نا صرف جنگ کی تکنیکی نوعیت کو بیان کرتی ہے بلکہ اس میں اخلاقی اقدار، انسانیت اور دشمن کے ساتھ حسن اخلاق کو بھی اجاگر کرتی ہے۔ آپؐ کی حکمت عملی نے نہ صرف آپؐ کے دور میں فتوحات حاصل کیں بلکہ آج کے دور میں بھی مثالی رہنمائی کا باعث ہیں۔

آپؐ کا فوجی کمانڈر کے طور پر کردار:

آپؐ نے اپنی زندگی میں فوجی کمانڈر کی حیثیت سے بے مثال حکمت عملی اپنائی۔ آپؐ نے جنگوں میں نہ صرف حکمت بلکہ اعلیٰ اخلاقی اقدار کا بھی مظاہرہ کیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"یقیناً تمہارے لیے اللہ کے رسول میں بہترین نمونہ ہے" (الاحزاب: 21)

یہ آیت آپؐ کی بہترین قیادت کو بیان کرتی

Try to add the Arabic of quranic ayats

ہے جو ہر مسلمان کے لیئے ایک مثالی نمونہ ہے۔

حکمت عملی اور جنگی منصوبہ بندی:

آپ نے ہمیشہ جنگ سے پہلے منصوبہ بندی کی۔ جنگ بدر میں آپ کا منصوبہ ایک اہم امثال ہے۔

دلیری اور قیادت:

آپ جنگوں میں خود شریک ہوتے اور اپنے سپاہیوں کی حوصلہ افزائی کرتے۔ جنگ احد میں آپ کا کردار ایک عظیم قائد کا تھا۔

Use marker for references

"طاقتور وہ نہیں جو دوسروں پر غالب آئے بلکہ وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھے"
(صحیح بخاری)

یہ حدیث حضرت محمدؐ کے خود پر قابو رکھنے اور جنگی لحاظ سے اخلاقی برتری کا ثبوت ہے۔

جنگ سے پہلے حکمت عملی:

آپ جنگ کے آغاز سے پہلے کچھ اہم اصولوں پر عمل کرتے تھے۔

عدم جارحیت:

آپ ہمیشہ جنگ کے آغاز سے پہلے امن کی کوشش کرتے تھے۔ حدیبیہ کے مقام پر کی جانے والی صلح اس امر کی منہ بولتی مثال ہے۔

فوج کی تربیت اور تیاری:

آپ نے اپنی فوج کی بھرپور تربیت کی۔ تاکہ

تاریخ:______

وہ جنگ کے لیے تیار ہوں۔

جاسوسی اور نگرانی:

آپ دشمن کی نقل و حرکت کا بغور مشاہدہ
کرتے تھے۔ اس عمل کے لیے کچھ سپاہیوں کو دشمن
کی سرگرمیوں پر نظر رکھنے پہ مامور کیا جاتا تھا۔

Leave a line space between headings

جنگ کے دوران اصول:

جنگ کے دوران
آپ مختلف اصولوں کی پیروی کرتے تھے۔

فوج کی ترتیب:

آپ نے عربوں کے پرانے جنگ کے طریقوں کی
بجائے جدید حکمت عملی اپنائی جس کے تحت فوجیوں
کو مختلف گروہوں کی صورت میں مختلف مقامات
پر قطاروں کی صورت ترتیب دیا جاتا۔ تاکہ
کم فوجیوں کے ساتھ بڑی تعداد میں دشمن کے ساتھ
کم سے کم نقصان کے ساتھ مقابلہ کیا جا سکے۔

لاشوں کا مثلہ نا کرنا:

آپ نے اس بات سختی سے منع کیا کہ
میدان جنگ میں دشمن کی لاشوں کو مسخ نا کیا
جائے۔

کم سے کم نقصان:

آپ نے 28 غزوات میں شرکت کی اور آپ
کی زیر ہدایت 72 سرایا لڑے گئے۔ اس دوران

دس لاکھ مربع میل کا علاقہ فتح ہوا۔ جس میں مسلم شہید اور کفار مقتولین کی تعداد 259 اور 759 بالترتیب ہے اور اوسطاً ایک ماہ میں ایک مسلمان کی شہادت ہوئی۔ صرف دو قیدیوں کو سنگین جنگی جرائم کے پاداش میں قتل کیا گیا۔ جبکہ دوسری جانب جنگ عظیم اول اور دوم میں کروڑوں لوگ لقمہ اجل بنے

Use marker for references

جنگی جرائم کی ممانعت:

جو لوگ جنگ کا حصہ نہیں مثلاً عورتیں، بچے، بوڑھے، عبادت گاہوں کے پجاری، خانقاہ نشین وغیرہ کو قتل نا کرنے کا حکم۔ زندہ جلانے کی ممانعت، باندھ کر اور ایذا دے کر قتل کی ممانعت، لوٹ مار کرنے اور فصلوں کو اجاڑنے کی ممانعت، دشمن صلح پر مان جائے تو جنگ روک دی جائے، دوران جنگ بدعہدی نا کی جائے۔

جنگ کے بعد آپ کی حکمت عملی:

جنگوں کے بعد

آپ نے قیدیوں، سفیروں اور معاہدوں کے حوالے سے اپنی حکمت عملی میں اخلاقی اصولوں کو ملحوظ خاطر رکھا۔

جنگی قیدیوں کا احترام:

آپ نے قیدیوں کے ساتھ حسن سلوک اپنائے

تاریخ: ______

کی تلقین فرمائی۔ بدر کی جنگ میں قید ہونے والے لوگوں کے ساتھ بہترین سلوک اپنایا گیا۔

سفیر کے قتل پر پابندی:

آپ ﷺ نے سفیر کو کسی قسم کی اذیت پہنچانے کی ممانعت فرمائی۔ مسیلمہ کذاب کے دو سفیر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا:

"کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ انہوں نے کہا! ہم گواہی دیتے ہیں کہ مسیلمہ اللہ کا رسول ہے" (نعوذ باللہ)

آپ ﷺ نے فرمایا:

"اگر میں کسی قاصد کو قتل کرنے والا ہوتا تو تمہیں قتل کر دیتا"

معاہدے کی خلاف ورزی کی ممانعت:

آپ ﷺ کے نزدیک معاہدے کی خلاف ورزی سنگین جرم تھا۔ آپ ﷺ معاہدے کی خلاف ورزی کی صورت میں حملہ کرنے کے قائل تھے۔ ارشاد ربانی ہے:

"اے ایمان والو عہد و پیمان پورے کرو (المائدہ:1)"

عام معافی کا اصول:

فتح مکہ کے موقع پر آپ ﷺ نے عام معافی کا اعلان کر دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص ہتھیار پھینک دے اسے قتل نا کیا جائے۔ جو شخص

تاریخ:______

خانہ کعبہ کے اندر چلا جائے، جو شخص اپنے گھر میں بیٹھا رہے، جو شخص ابو سفیان کے گھر میں پناہ لے لے، وہ لوگ جو بھاگ جائیں ان کو چھوڑ دیا جائے۔

21 سال تک اہل مکہ کا ظلم و ستم سہنے کے بعد آپ ﷺ اعلیٰ ظرفی کا مظاہرہ کرتے ہوئے نا صرف عام معافی کا اعلان کیا بلکہ وحشی بن حرب جس نے آپ کے چچا کا قتل کیا، ہندہ زوجہ ابو سفیان جس نے آپ کے چچا کا گوشت چبایا تھا اور ہبار جس نے سیدہ زینب کو نیزہ مار کر حمل گرا دیا تھا کو بھی معاف کر دیا۔

آپ ﷺ کی حکمت عملی کی موجودہ دور میں اہمیت:

آج کے دور میں آپ ﷺ کی فوجی حکمت عملی کو اپنانا نا صرف اخلاقی اور انسانی اقدار کی حفاظت کرتا ہے بلکہ جنگوں کی روک تھام میں بھی مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔ آپ ﷺ کی حکمت عملی نے ثابت کیا کہ جنگوں کے دوران بھی اخلاق اور اصولوں کی پیروی ہونی چاہیے۔

آپ ﷺ کے اسوۂ کے مطابق آج کے دور میں بہترین سفارتکاری کے ذریعے بہت ساری جنگوں سے بچا جا سکتا ہے اور وسیع تر انسانی

7

تاریخ: ________

مفاد میں معاہدات بھی کیے جا سکتے ہیں جو جنگ سے بچاؤ اور انسانی فلاح کا باعث ہوں۔ آپ نے وضع کردہ لاالفراد جنگی اصولوں کی مدد سے جنگ کے دوران کم سے کم نقصان کے ساتھ جنگ اختتام کی طرف لے جائی گئی۔

add more arguments

حاصل کلام:

حضرت محمدؐ کی فوجی حکمت ہمارے لیے ایک عملی نمونہ ہے۔ جس نے جنگ کے دوران بھی اخلاق، عدل اور انصاف کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ جنگ کے دوران اعلیٰ مقاصد، اعلیٰ اقدار، جنگ کا بہترین طریقہ، شاندار جنگی حکمت عملی، بہترین جنگی چالیں، شاندار فتوحات اور کامیابیاں آپ کے عظیم سپہ سالار ہونے کا ثبوت ہیں۔ آپ کی حکمت عملی اس دور کے فوجی رہنماؤں کے لیے ایک اہم رہنمائی ہے۔

09

A 20 marks answer should have around 15 subheadings.

Improve the references, paper presentation and the headings quality part